20 جنوری 2015ء

زاہد حسین میموریل لیکچر: دیہی غریبوں کے لیے مالی شمولیت کے اختراعی طریقے اپنائے جائیں

ترقی پذیر ملکوں میں پالیسی سازوں کا اہم ہدف دیہات کے غریب طبقے کی مالی شمولیت (financial inclusion) کی حوصلہ افزائی کے لیے اختراعی طریقے تیار کرنا ہے۔ غریب کاشتکاروں کو بلند مالیت کی نقد آور فصلوں کی طرف لانا اس ہدف کے حصول کے بہترین طریقوں میں شامل ہے لیکن کاشتکار قرضوں کے لیے ضمانت سے محروم ہیں۔ یہ بات بوسٹن یونیورسٹی، امریکہ کے معاشیات کے پروفیسر دلیپ مکھر جی نے اسلام آباد میں بینک دولت پاکستان کے زیر اہتمام زاہد حسین میموریل لیکچر میں کہی۔

لیکچر میں اعلیٰ سرکاری افسران اور وفاقی وزرا کے علاوہ مختلف جامعات کے فیکلٹی ارکان اور بینکار شریک ہوئے۔ اپنے لیکچر میں پروفیسر مکھر جی نے ترقی پذیر ممالک میں چھوٹے پیمانے پر زراعت کی مالکاری (financing) کے بارے میں ایک نیا نقطہ نظر بیان کیا۔

ان کا کہنا تھا کہ موجودہ مائیکروفنانس مصنوعات غریب کاشتکاروں کے لیے مالکاری میں محدود کردار ادا کرتی ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ زیادہ تر مائیکروفنانس میں بار بار ادائیگی کرنی ہوتی ہے، قرضہ افسران خطرہ مول لینے کی حوصلہ شکنی کرتے ہیں اور گروپ ارکان جو قرض کی واپسی میں شریک ہوتے ہیں وہ بھی دباؤ ڈالتے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ بیشتر مائیکروفنانس اداروں کی جانب سے عائد کردہ شرح سود بے ضابطہ قرض دینے والوں کی شرح سود سے اکثر زیادہ ہوتی ہے اور یہ شرح اتنی بلند ہوتی ہے کہ غریب کاشتکار منافع بخش طور پر نقد آور فصلیں نہیں اگا سکتے۔

اس تناظر میں انہوں نے زرعی شعبے کی مالکاری کے لیے ٹریڈ ایجنٹ انٹرمیڈیٹڈ لینڈنگ (TRAIL) طریقہ کار پر زور دیا۔

پروفیسر مکھر جی نے بتایا کہ گروپ پر مبنی قرض گاری کے مقابلے میں 'ٹریل' طریقہ کار سے قرض کے استعمال کی ترجیحات، بروقت واپسی، پیداوار پر اثرات اور چھوٹے کاشتکاروں کے منافع کے حوالے سے بہتر نتائج برآمد ہوئے۔ چنانچہ 'ٹریل' ایک اختراعی مالی پراڈکٹ ہے جو قرض گار کے لیے کم لاگت کے ساتھ ممکنہ طور پر اہم ترقیاتی اثرات رکھتی ہے۔ انہوں نے مالی شمولیت کے قابل عمل (کاروباری) ماڈل کی حیثیت سے اس طریقہ کار کی سفارش کی جس سے پالیسی سازوں اور عملی میدان میں کام کرنے والوں کو غذائی پیداوار بڑھانے اور ترقی پذیر ممالک میں غربت کو قابو کرنے میں مدد مل سکتی ہے۔ اس تناظر میں انہوں نے اسٹیٹ بینک آف پاکستان کے زیر اہتمام چلنے والے آزمائشی 'ٹریل' کا تذکرہ کیا اور اس میں شرکت پر زور دیا۔

قبل ازیں مہمان مقرر کا تعارف کراتے ہوئے گورنر اسٹیٹ بینک آف پاکستان جناب اشرف محمود وتھرا نے کہا کہ پروفیسر مکھر جی اعلیٰ درجے کے ماہر معیشت ہیں جنہوں نے اپنے زندگی ترقی پذیر معیشتوں کے مسائل کی تفہیم کے لیے وقف کر دی ہے۔ انہوں نے پروفیسر مکھر جی کی متعدد کامیابیاں گنوائیں اور ترقی پذیر معیشتوں کے حوالے سے ان کی کارآمد تحقیق کی تعریف کی۔

گورنر اسٹیٹ بینک نے زرعی شعبے کے کردار اور قومی معیشت میں اس کی اہمیت کا اعادہ کیا۔ انہوں نے کارگر زرعی مالکاری میں حائل رکاوٹوں اور نظام خصوصاً بینکاری شعبے کی کمزوریوں کا تذکرہ کیا۔ تاہم انہوں نے زرعی قرضے کے حوالے سے ذہنیت کو تبدیل کرنے کے لیے عزم صمیم ظاہر کیا۔ جناب وتھرا نے اس سلسلے میں اسٹیٹ بینک کی کامیابیاں بیان کیں۔ انہوں نے پچھلے سال اسٹیٹ بینک کی جاری کردہ 'ویلیو چین گائیڈ لائنز' اور مٹیاری میں ایک معروف شوگر مل اور مقامی بینک کی شراکت سے شعبہ تحقیق، ایس بی پی کی ایک تحقیقی منصوبے کی شکل میں ان گائیڈ لائنز کے کامیاب اطلاق کی مثال دی۔

اسٹیٹ بینک کے پہلے گورنر زاہد حسین (مرحوم) کے صاحبزادے جسٹس (ر) ناصر اسلم زاہد نے تقریب کی صدارت کی۔ انہوں نے اپنے والد کی کامیابیوں اور ارفع اصولوں کا تذکرہ کیا۔ جسٹس (ر) ناصر اسلم زاہد نے زرعی شعبے پر اپنا نقطہ نظر بھی پیش کیا اور اپنے والد کی قدر و منزلت پر اسٹیٹ بینک کے گورنر اور تمام افسران کا شکریہ ادا کیا۔

☆☆☆